# مشکوٰۃ شریف



تصنیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ
(متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ: فاضلِ شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ لِاَھْلِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۲۲۶۰/۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُھَا تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْصَقَتْہُ بِبَطْنِھَا وَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ ھٰذِہٖ طَارِحَۃً وَّلَدَھَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَھِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَہٗ فَقَالَ اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۲۲۶۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنَجِّیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۲۲۶۲/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہٗ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ کبھی بھلائی نہیں کی اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور میری نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف کو دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا تو مجھے ایسا عذاب ہوگا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ جب وہ شخص مر گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو میرے حال سے خوب واقف ہے اس کی عرضداشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی (متفق علیہ)

حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خوار بچہ نظر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ پلاتی تھی اس موقعہ پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی ہم حاضرین نے عرض کیا جب تک اس کا بس چلے گا وہ ایسا نہ کرے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی صحابہ نے عرض کیا نہ آپ کو یا رسول اللہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہٰذا اپنے کردار و گفتار کو درست کرو، طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد (ثواب و نجات) حاصل کرلو (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نار دوزخ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

پس میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چوری یا زنا کا ارتکاب کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ ولمن خاف مقام ربہ جنتن کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکار نے اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابو الدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

(احمد)

۲۲۶۷ وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کمبل پوش صاحب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کمبل میں چھپی ہوئی تھی انہوں نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پرندوں کی آوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا لیکن ان بچوں کی ماں آکر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کمبل کو کھول دیا تو وہ بھی کمبل میں آگئی تو میں نے اس کو بھی چھپا لیا اب یہ سب میرے کمبل میں ہیں نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہٰذا اس نے سب کو کمبل سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں چمٹانے لگی اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا تعمیل ارشاد میں وہ شخص ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

## تیسری فصل

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَةٌ تَحْصِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ
بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا
قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ
فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ
إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى
أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں، پھر اس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ان بہت زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں اور اس کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵
إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ
فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي
يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ
جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ
الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَهَا
أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى
الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ فگن ہے پھر جناب جبریل اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہے تو حاملان عرش اور ان کے گرداگرد جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

۲۲۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
۱۶
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ
ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)